ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

مشل فوکو: حیات و تصانیف اور عصری منظر نامہ

Michel Foucault: Life, Works & Contemporary Scenario

فروا شفقت

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر سفیر حیدر

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

Farwa Shafqat

Ph.D Scholar, Department of Urdu, Government College University, Lahore

Dr.Safeer Hyder

Associate Professor, Department of Urdu, Government College University, Lahore

ABSTRACT:

Michel Foucault is one of the most influencial thinkers of the twentieth century. His ideas and system of thoughts affected the continental philosophy, and changed the course of discourse analysis in social sciences and literature. As far as Urdu literature is concerned, the trend of reading and analyzing the literary texts with philosophical & theoratical perspective is queit popular now a days, thus one cannot ignore or overlook Foucault's work in the light of modern thinking. This article tends to study the life of Michel Foucault and discuss his books' theses along with the contemporary scenario of his era; so that Foucauldian intellectualism could be highlighted.

Keywords: Michel Foucault, literary texts, theoratical perspective, Contemporary thought, intellectualism

بیسویں صدی میں رونما ہونے والی سیاسی اور معاشی تبدیلیوں نے ایسے واقعات اور سانحات کو جنم دیا، جن کی بدولت اقوام عالم کی سوچ اور لائحہ عمل مرتب کرنے کا زاویہ ہی یکسر تبدیل ہو گیا۔ یہ ہولناکیوں کی صدی تھی کہ اس میں عالمی جنگیں رونما ہوئیں، انقلاب روس نے ایک عالم کو متحیر و متاثر کیا، انقلاب ایران بھی ایک بین الاقوامی وقوعہ تھا۔ دُنیا کے کئی ممالک برطانوی نو آبادیاتی تسلط سے آزاد ہو رہے تھے۔ ادب اور علوم ان تبدیلیوں سے یکسر بیگانہ رہ جائیں، ایسا ممکن نہیں تھا۔ جس تیزی سے دُنیا میں معاشرتی، معاشی اور بلخصوص سیاسی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں، انہوں نے معاشرتی سائنسز اور فلسفے کے بڑے ناموں کو چونکا دیا اور فکر و نظر کے کئی زاویے بدل گئے۔ بیسویں صدی میں دُنیا کو اپنے نظریات اور مطالعوں سے متاثر کرنے والے نظریہ سازوں اور مفکروں میں ایک اہم نام مشل فوکو کا بھی ہے۔

پال مشل فوکو (Paul Michel Focault) کو ایک متنوع اور کثیر الجہت شخصیت قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ یہ فرانسیسی مفکر، مصنف، سماجی نظریہ ساز و صحافی، سماجی، مبصر، سیاسی کارکن، ادبی نقاد اور تاریخ داں 15 اکتوبر 1926ء کو فرانس کے دریا، Clain کے کنارے آباد شہر Poiticrs میں ایک کھاتے پیتے متوسط گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام پال تھا۔ 1959ء میں اس کی وفات کے بعد خاندانی رسوم کے مطابق مشل فوکو کے سابقے کے طور پر بھی استعمال ہوا۔

فوکو کے والد کامیاب اور نسبتاً مقبول سرجن تھے جن کی شادی Dr. Prosper Malapert (جو خود بھی ایک کامیاب سرجن تھا) کی بیٹی Anne Malapert سے ہوئی جو خود بھی شعبہ طب سے وابستہ تھیں اور Poitiers کے School of Medicine میں اناٹومی کی پروفیسر تھیں۔ فوکو کا اپنے بہن بھائیوں میں دوسرا نمبر تھا۔ بڑی بہن فرانسین اور چھوٹے بھائی ڈینس، تینوں بہن بھائیوں کی تربیت ابتدائی طور پر کیتھولک خیالات کے عین مطابق کی گئی۔ فوکو اپنے بچپن کے حالات اور نجی معاملات کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں بتاتا۔ James Miller نے جو مشل فوکو کی سوانح عمری تحریر کی ہے "The Passion of Michel Focault" اس میں مشل فوکو کا والد ایک سخت گیر کردار کے طور پر ملتا ہے جس نے کئی ایک بار سخت سزائیں دیں۔

باقاعدہ طور پر سکول جانے سے پہلے فوکو کی دو سال تعلیمی تربیت گھر پر ہی ہوئی۔ 1930ء میں اسے Lycee Henri IV میں داخل کروایا گیا۔ اس سکول میں فوکو نے فرانسیسی کے ساتھ ساتھ یونانی اور لاطینی زبانیں سیکھیں۔ 1939ء میں دوسری عالمی جنگ کا آغاز ہوا اور اس کی لپیٹ میں فرانس براہِ راست آگیا اور نازی جرمن اس کے ایک بڑے حصے پر قابض ہوا جس کا پوری قوم نے متحد ہو کر بے جگری سے مقابلہ کیا۔ فوکو کے والدین فرانس میں شروع ہونے والی مزاحمتی تحریک میں شامل نہیں تھے تاہم

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

انہوں نے غیر ملکی تسلط کی مخالفت کی۔اسی سال(1940ء میں)فوکو کو College St. Stamislas میں داخل کروادیا گیا جس میں نظم ونسق کا سخت قسم کا ماحول تھا جو اس کی طبیعت سے میل نہ کھاتا تھا۔فوکو کے والدین چونکہ خود شعبہ طب سے وابستہ تھے تو اس کے والد کا اصرار تھا کہ وہ بھی سرجن بنے تاہم اس نے اپنے میلان کے مطابق اس خواہش کو رد کر دیا اور فلسفے کی جانب توجہ دی۔عالمی جنگ کا خاتمہ ہوا1946ء میں فوکو نے Ecole nomale superieure میں داخلہ لیا جہاں اس کی تربیت Jean Hyppolite جیسے مارکسی فلسفی اور استاد کے زیر سایہ ہوئی۔اس ادارے سے فوکو نے 1948ء میں Licence de Philosophie، 1949ء میں Licence of Physhologie اور 1952ء میں Agregation de Philosophie لے کر فارغ التحصیل ہوا۔۲ 1940ء کی دہائی کے آخر میں فوکو کا جنسی رجحان ہم جنس پرستی کی جانب مائل ہوا جس کی بدولت اس کو سماجی مسائل کا سامنا رہا جن سے تنگ آکر اس نے خودکشی کی کوشش بھی کی۔ James Miller لکھتا ہے:

> "... Probe to self-harm in 1948 Foucault allegedly attempted suicide, his father sent him to see the psychiatrist Jean Delay at the Sainte-Anne Hospital Center. Obssesed with the idea of self-mutilation and suicide, Faucault attempted the latter sereval times in ensering years, praising suicide in later writings. The ENS's doctor examined Focaults's state of mind, suggesting that his suicidal tendencies emerged from the distress surrounding his homosexuality..." ۳

1951ء تا1960ء تک کے عہد کو ہم فوکو کی عملی زندگی کے آغاز کا دورانیہ کہہ سکتے ہیں۔اس دور میں فوکو نے کئی ایک ملازمتیں کیں۔البتہ ملازمت کا آغاز 1952ء میں ہوا۔ "... emploed in the faculty of letters at the University of Lille; receives diploma de psycho-pathologie from the institute de psychologie at Paris..." 4 اس دورانیہ میں جب فوکو اپنی عملی زندگی کا آغاز کر چکا تھا فوکو کے والد کا اصرار اب اس کے ملٹری میں خدمات انجام دینے کا تھا۔کچھ عرصے کی مزاحمت کے بعد والد نے بیٹے کے فلسفے کے میدان میں دلچسپی دیکھ کر اپنی ضد چھوڑ دی۔اسی دوران 'Fondation Dosne-Theirs' کی جانب سے ملنے والے وظیفے پر فوکو نے فلسفہ میں ڈاکٹریٹ کا آغاز کیا۔

۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۵ء کے دوران فوکو کے حواس پر اشتراکی تصورات چھائے رہے اور اسی میلان کے برتے فوکو نے کمیونسٹ پارٹی آف فرانس میں شمولیت اختیار کر لی۔ ابتداً فوکو پارٹی کے لیے پورے جوش وجذبے کے ساتھ کام کرتا رہا پھر اس پر عیاں ہوا کہ پارٹی کے عہدیدران سرمایہ دارانہ نظام سے فیض اٹھا رہے ہیں۔ایک انٹرویو میں فوکو نے سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونسٹ پارٹی آف فرانس کے گٹھ جوڑ پر تند تبصرہ کیا اور اس کی سرگرمیوں پر درحقیقت بورژوائی طبقات کے مفادات ہونے کا الزام لگایا اور پارٹی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ "... Although it is imposible to establish precisely the dates of Focault's active involvement in the French Communist Party, it seems he left by the summer of 1953..." 5 سرمایہ دارانہ نظام سے ہمدردی کے علاوہ یہ پارٹی یہودیوں کے خلاف اور ہم جنس پرستی کی بھی کڑی مخالفت کرتی تھی۔فوکو کے لیے یہ گھٹن زدہ غیر انسانی رویہ ناقابل برداشت تھا۔فوکو کام کے سلسلہ میں کچھ عرصہ پولینڈ میں بھی قیام پذیر رہا۔پولینڈ میں تب پولش یونائیٹڈ ورکرز پارٹی برسر اقتدار تھی جس کی نظریاتی وابستگیاں اشتراکیت کے ساتھ تھیں۔روس سے متاثر ہونے کی بدولت یہاں بھی عوامی حقوق پامال تھے اور انفرادی آزادی کا کوئی تصور نہ تھا۔فوکو ان دوغلے رویوں سے سخت مایوس تھا۔

۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۰ء تک فوکو سفر میں رہا جس میں سویڈن، پولینڈ اور جرمنی کے دورے تھے۔۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۸ء کے دوران اس نے سویڈن کی University of Uppsala میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔فوکو نے یونیورسٹی کے کتب خانے سے بھرپور استفادہ کیا اور اپنی ابتدائی تحریروں اور مطالعوں کے لیے مواد اکٹھا کیا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

۱۹۵۷ء میں اس نے پولینڈ کی University of Warsaw میں کچھ عرصہ پڑھایا، یہاں کی سیاست کو پرکھا۔ پولینڈ اس حوالے سے فوکو کے لیے آرام دہ تھا کہ یہاں ہم جنس پرستی پر خاص پابندیاں نہ تھیں۔ فوکو نے اپنے جیسے یہاں کئی ساتھی پائے بلکہ ایک ماہر نفسیات کے ساتھ فوکو کا تعلق ایک سال تک رہا۔ ۱۹۶۰ء کے آغاز میں فوکو نے جرمنی کی کئی ایک جامعات میں مختلف کورسز پڑھائے۔

جرمنی قیام کے دوران ہی فوکو نے ڈاکٹریٹ کے مقالے پر کام کیا جس کا عنوان تھا جنون اور پاگل پن، کلاسیکی دور میں جنون کی تاریخ۔ فلسفیانہ نوعیت کے اس کام میں فوکو نے یورپی معاشرے کی جنون اور پاگل پن سے نمٹنے کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ ۱۹۶۱ء میں دفاع کے بعد اس کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل ہوئی۔

> "Receives Doctorat es letters primary thesis: Histoire de la folie a l'age clasique, published by Plon, 1961, these complementaire: introduction to and translation (with notes) of Kant's Anthroplogie in prag atischer Hinsicht; translation and notes published by, Virin, 1964..."6

اسی دوران University of Clermont Ferrand میں ملازمت کی۔ اسی عہد میں فوکو کی اپنے پارٹنر Daniel Defert سے ملاقات ہوئی جس سے غیر شادی شدہ تعلق عمر بھر رہا۔

فوکو کی دلچسپی ساختیات سے بڑھی۔ فوکو نے لاکاں، لیوی سٹراس اور رولاں بارت سے خط و کتابت شروع کی، ملاقات کی اور ساختیاتی مباحث میں حصہ لیا۔ ۱۹۶۶ء میں فوکو نے تیونس یونیورسٹی میں نفسیات کے مضامین پڑھائے۔ زندہ دل تیونس، فوکو کو بہت بھایا۔

> "...In spite of, or perhaps because of his Newfound fame, Foucault chose to move to Tunis in 1966. He had seen in Tunisia he always felt the students in Paris had it much easier than their collagues on the other side of the Mediterranean..."7

فوکو نے اپنی کتاب "The Archoelogy of Knowledge" تیونس میں ہی لکھی۔ ۱۹۶۷ء میں فوکو نے عرب اسرائیل جنگ کو قریب سے دیکھا اور وہ فلسطین کی نسل کشی پر سخت برہم ہوا اور اسرائیل کی کھلم کھلا تنقید کی۔ وہ فلسطینی طلباء کی جبری قید سے رہائی کے لیے کام کرتا رہا۔

۱۹۶۸ء تک فوکو علمی و ادبی حلقوں میں مقبول ہو چکا تھا۔ پیرس لوٹنے پر وہ جا بجا لیکچرز دے رہا تھا۔ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۲ء وہ نیویارک کی University of Buffale میں فرانسیسی زبان و ادب کی چیئر پر رہا۔ اس نے ۱۹۷۱ء میں فرانسیسی مؤرخ Pierre Vidal اور صحافی Jean Marie Domenach نے Groupe d'information sur les Prisons کی بنیاد رکھی جس کا مقصد جیلوں کی حالت کو سدھارنا اور تعزیراتی نظام میں تبدیلیاں لانا تھا۔ نومبر ۱۹۷۱ء میں وہ عرب نژاد الجلیل بن علی کے نسل پرستانہ قتل پر ہونے والے مظاہروں میں پیش پیش تھا۔ تارکین وطن کی نسل کش پالیسیوں پر سارت کے ساتھ مل کر کام کیا۔

۱۹۷۳ء کے بعد ایران میں زبردست معاشرتی تبدیلیاں جاری تھیں۔ ایران ایک اسلامی انقلاب کے لیے تیار تھا۔ فوکو نے ان تبدیلیوں کا قریب سے مطالعہ کیا اور شاہ رضا پہلوی کی اپوزیشن میں کام کر رہے محمد کاظم شریعتمداری اور بازارگان سے ملاقاتیں کیں اور فرانس میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے انقلابِ ایران کے داعی و رہنما آیت اللہ خمینی کے تہران واپس آنے سے تین روز قبل ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کا مقصد انقلابِ ایران کی حرکیات کا مطالعہ تھا۔ ان سب کا ذکر اس نے اپنے مضامین میں کیا اور دعویٰ کیا کہ انقلاب کے بعد اسلام ایک بڑی سیاسی قوت بن کر ابھرے گا اور مغرب کو ایران کے ساتھ تناؤ کم کر کے مصالحت کا رویہ اپنانا چاہیے۔ فوکو نے ۷۰ء کی دہائی کے آخر میں جاپان کا سفر کیا اور جین مت اور بدھ مت کی تعلیمات کا مطالعہ کیا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

فوکو نے بھرپور علمی وادبی زندگی گزاری۔ اس کی تحریروں میں ماضی اور تاریخ کے ساتھ ساتھ پختہ عصری سماجی اور سیاسی شعور بھی جھلکتا نظر آتا ہے۔ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں وزٹنگ پروفیسر رہا۔ امریکی ادبی حلقوں میں اس کی مقبولیت کو ٹائم میگزین نے Coverage دی۔ ۱۹۸۳ء میں اس کے HIV پوزیٹو ہونے کی تشخیص ہوئی اور ۱۰ اجون ۱۹۸۴ء کو وہ ہسپتال میں زیر علاج رہا اور ۲۵ جون ۱۹۸۴ء کو پیرس میں انتقال کر گیا۔

> -"His death came as a shock. He had collasped in his Paris apartement earlier in June, but was widely assumed to be on the road to recovery. He was in the prime of his life, at the peak of his powers. Just days before he died, two more volumes of his eagerly awaited history of sexuality had appeared."8

فوکو اپنے فکری نظام کو Critical History of Thought قرار دیتا ہے۔ اس کے فکری اور نظریاتی نظام Power/Knowledge اور کلامیہ ہے۔ اس نے اپنے تاریخی مطالعوں کو History of Present کا نام دیا۔ فوکو معاشرتی اور سیاسی نظاموں میں تاریخی Rupture ، Shifts اور Discontinuties کو تلاش کرتا ہے۔ فوکو کے نظریات کی چھاپ ہر شعبہ ہائے علوم پر دیکھی جاسکتی ہے۔ افکار کے حوالے سے فوکو کے ہاں ارتقائی منزلیں بہت واضح نظر آتی ہیں۔ فوکو کے ہاں کلامیہ Keyword/Discourse کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اس کے کلامیائی مطالعے، طاقت، علم اور تاریخ کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ ذیل میں ہم فوکو کی ان کتب کا جائزہ لیں گے جن پر فوکو کا فلسفیانہ وفکری نظام استوار ہے۔

Folie et Deraison; Histoire de la folie a l'age Classique (Madness and Civilization: A History of Reason) ۱۹۶۱ء میں فرانسیسی میں شائع ہوئی اور انگریزی ترجمہ ۱۹۶۴ء میں ہوا۔ فوکو کی یہ کتاب اس کے ڈاکٹریٹ کے مقالے سے ملتی جلتی ہے۔ اس کتاب میں فوکو نے جنون اور پاگل پن کی تعریف، ارتقائی منازل کو تاریخی لحاظ سے معاشرتی، قانونی، سیاسی اور طبّی حوالوں سے بحث کیا ہے۔ اس کتاب میں وہ یورپ میں پاگل پن کے حوالے سے طبّی رویوں کا قرونِ وسطیٰ سے لے کر اٹھارہویں صدی تک تفصیلی مطالعہ کرتا ہے کہ کس طرح یورپینز نے پاگلوں کو Others قرار دیا۔ یہ مطالعہ اس کے سفر پولینڈ اور جرمنی میں کیے گئے مطالعوں کا نچوڑ ہے۔ قرونِ وسطیٰ میں برص میں مبتلا مریضوں کو Outcast کر کے آبادی سے نکال دیا جاتا تھا تاہم ان کے مراکز شہر کے قریب اور نظروں کے سامنے ہوتے تھے۔ اسی طرح یورپی معاشروں نے کلاسیکی عہد میں پاگلوں کو خود جدا کیا۔ نشاۃ الثانیہ کے فن پاروں میں جنون اور پاگل پن کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ تاہم یہ منظر نامہ سترہویں صدی کے منطقی عہد میں بدلتا دکھائی دیتا ہے اور پاگل پن کی وجوہات کا سائنسی انداز میں مطالعہ کیا جاتا ہے اور ان افراد کو معاشرے سے دھتکارنے کا عمل تیزی سے نظر آتا ہے۔ اس عمل کو فوکو The Great Confinement کہتا ہے۔

سترہویں صدی میں پاگل پن کو ایک سماجی مسئلہ سمجھا گیا جس کی ذمہ داری ریاست پر آن پڑی اور ان کے لیے Tukes اور Pinel جیسے ادارے بنائے گئے۔ کلاسیکی عہد میں پاگل پن کے لیبل میں ایک کشش تھی۔ نشاۃ الثانیہ میں پاگل افراد کو قید تو نہ کیا گیا البتہ شہروں کی حدود سے باہر نکال دیا گیا یا سمندری جہازوں پر سوار کر کے سمندروں کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ جہاز Ships of Fools کہلاتے تھے اور سو سال بعد ان جہازوں کی جگہ Embarkation کی Confinement نے لے لی اور اس کے لیے جابجا Houses of Corrections قائم کیے گئے۔ اس قسم کی Confinement میں صرف پاگل ہی نہیں بے روزگار، مریض، طوائفیں الغرض تمام Maraginalized طبقے شامل تھے۔ "...Idle were forces to work. Labour was instituted as an excercise in moral reform. Confinemenet played a double role: it absorbed the unemployment in order to mask their poverty..."9 اٹھارہویں صدی میں قید کو ایک سنگین غلطی مانا گیا، ان کو کام کرنے پر اکسایا گیا۔ قانون دانوں کے لیے یہ ایک گھمبیر مسئلہ تھا۔ معیشت کے لیے بھی وہ ایک بوجھ تھے۔ یہ تمام حاشیے پر رہنے والے طبقات قید میں ایک چیلنج بن کر رہ گئے تھے۔ The Birth of Asylum یہ قانون پاس کیا کہ مجرموں، جنون کا شکار مریضوں اور غریبوں کو الگ الگ کیا جائے۔ یہ علیحدگی بالخصوص پاگل افراد کے تحفظ کے لیے تھی۔

فوکو کے نزدیک یہ اسائلم پاگل پن افراد میں موجود ''گلٹ'' کو منظم کر رہے تھے۔ قید کو بہر حال معاشرتی ناکامی کے طور پر دیکھا گیا۔ اسائلم مریضوں کے لیے آزادی تو ہر گز نہ تھی۔ "... The birth of the asylum can be seen as allegory on the constitution of subjectivity..."10 اس کتاب میں فوکو پاگل پن سے متعلقہ تصورات کی تعبیر ان کے عہد کی مخصوص Episteme میں تلاشتا ہے جیسے فوکو بتاتا ہے کہ "... Folly is so human that it has common roots with poetry and tragedy; it is revealed as much in the insane asylum in the writing of Cervantes or Shakespeare..."11 "Madness and Civilization" کے تھیسس کے مطابق پاگل پن ایک انفرادی تجربہ نہیں ہے بلکہ سماجی کنڑول کا ایک آلہ ہے یعنی پاگل پن کے تصور کو Construct کیا گیا۔

۱۹۶۳ء میں "Naissance de la Clinique: une archeology du regard medical" فرانسیسی میں شائع ہوئی اور Alan Sheridan نے ۱۹۷۳ء میں اس کا انگریزی ترجمہ "The Birth of the Clinic: An Archaeology of Perception" کیا۔ اس کتاب میں فوکو انسانی جسم، طب اور La Clinique کے تصور کی تاریخ اور اشاعت کا تجزیہ کرتا ہے۔ طبّی نگاہ Medical Gaze ، Le regard medical اس کتاب کا تھیسس ہے۔ میڈیکل گیز اور طب کے علم کی پروڈکشن شعبہ طب کو انسانی جسم کو Objectify کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس میں ڈاکٹر مریض کی شخصیت کو الگ کر کے اس کی سماجی حیثیت یا ثقافتی پس منظر اور شناخت کو پس پشت ڈال کر مریض کو ٹیچنگ ہسپتالوں میں مونیٹر کرتا ہے۔ فوکو کے مطابق La Clinique کا ڈھانچہ طاقت اور سماجی مفادات کا ہی ایک انگ تھا۔ یہ گیز یہ اختیار رکھتی ہے کہ جس طرح چاہے مریض کا استعمال کرے اور اس سے ڈیٹا اکٹھا کر کے طبّی علم پروڈیوس کرے یعنی مریض کا جسم ایک Object ہے اور طریقہ تحقیق سراسر Emperical ہے۔

> "...The gaze that doctors turns on the patient is no longer that of the scientist who observes the universal truth of diseases through the particular case, but rather that of the clinical observer who, through the singular body of the patient, perceives a corpus of scientific truths..."12

۱۹۶۶ء میں فرانس سے Le Mots et les choses: une archaeology des sciences humaines شائع ہوئی اور ۱۹۷۰ء میں اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ فوکو کہتا ہے کہ ہر تاریخی عہد کی تہہ میں بہت سے مفروضے ہوتے ہیں جن سے ان ادوار کے افکار کا تعین ہوتا ہے اور وہ اس عہد کی سچائی کا پتہ دیتے ہیں، علم انہی سے تشکیل پاتا ہے۔ اس کتاب میں فوکو یورپین علم اور کلامیاتی مشقوں کے پس پردہ کار فرما تین بڑے Epistemes کی بات کرتا ہے۔ اس مطالعے کے لیے اس نے انسانی سائنسز میں سے حیاتیات، معاشیات اور لسانیات کا انتخاب کیا ہے اور وہ ان مضامین کا مطالعہ نقشی انداز میں کرتا ہے۔

ہر عہد Episteme یعنی اندازِ فکر، علمی سچائی اور کلامیے سے جانا جاتا ہے۔ کسی بھی مخصوص عہد کے مضامین اور علوم کو یہ epistemes باہم جوڑ کر رکھتے ہیں اور Totality of Relation فراہم کرتے ہیں۔ خیالات اور افکار کا تبدیل ہونا، وقت کے ساتھ ساتھ ایک لازمی امر ہے اسی لیے episteme بھی ارتقائی منازل طے کرتا ہے اور پھر Paradigm Shift وقوع پذیر ہوتا ہے اور episteme بھی بدل جاتا ہے۔ اس کتاب میں فوکو نے کلاسیکی عہد سے جدیدیت تک علم میں رونما ہونے والی تبدیلیوں epistemic paradigm Shift کو جانچا ہے۔ فوکو لکھتا ہے:

> "... In any given culture and at any given moment there is always only one episteme that defines the conditions of possibilty of all knowledge, whether expressed in a theory or silently invested in a practice..."13

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

فوکو کا مطالعہ تین کلامیوں پر مبنی ہے۔ Living Organism (نیچرل ہسٹری، نفسیات)، دولت سے متعلق (پولیٹیکل اکانومی، عمرانیات، معاشیات)، زبان (جنرل گرامر، فلسفہ، ادب) اور ان کے مطالعے کے لیے فوکو نے نشاۃ الثانیہ، کلاسیکی اور جدید عہد کا انتخاب کیا ہے۔ یہ فوکو کی فکر کا آرکیالوجیکل فیز ہے۔ ۱۹۶۹ء میں L'archelogie du saviour یعنی The Archaeology of Knowledge شائع ہوئی۔ اس کتاب کا موضوع اصطلاح آرکیالوجی کا تعارف ہے اور فوکو بنیادی طور پر کلامیوں کی اکائی کے سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ کتاب تاریخی مطالعوں ور Inquires اور کلامیوں کی میتھ ولوجی کا جائزہ لیتی ہے۔

اس میں فوکو System of thought کا مطالعہ کرتا ہے جو امکانات کے تصوراتی نظام، مخصوص وقت، عہد اور زبان کی حدود میں رہتے ہوئے کام کرتے ہیں۔ فوکو نے اپنی فکر History of Ideas قرار دیا ہے جو مختلف علوم کی صورتوں کے درمیان تعطل یا Discontinuity تلاش کرتی ہے۔ اس کتاب میں Statement/Enonce بھی زیر بحث آئی ہے۔ بیانات زبان کے ایسے اصولوں کا Set ہیں، جو کلامیاتی حوالے سے خاص معنی رکھتے ہیں۔ صرف اور نحو اور معنیات بیان کو بامعنی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بعض اوقات صرف اور نحو کی درستی کے باوجود کوئی بیان بامعنی نہیں ہوتا۔ کسی بھی اظہار کے بامعنی ہونے کا تعلق ان مخصوص حالات سے ہے جن میں کسی کلامیے نے جنم لیا۔ Barry Smart لکھتا ہے: "... The Archaeology of knowledge thus cosntitue a test which sets out to fromulate descriptions about a neglected domain or field, namely the relations between statements..."[14]

The Archaelogy of knowledge درحقیقت The Order of Things پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کی وضاحت ہے اور Re-Theorization ہے۔ اس کے بعد کے کام میں فوکو کی توجہ طاقت کے تصور اور مطالعہ پر ہی مرتکز رہی۔

"Surveiller et punir: Naissance de la prison" ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی جس کا انگریزی ترجمہ بعنوان Discipline and Punish: The Birth of the Prison ہے۔ مغربی معاشروں میں طاقت کی صورتوں، سزا و جزا کے نظام سے بحث کرتی ہے۔ فوکو کا یہ کام طاقت کے کلامیوں میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں مغرب میں طاقت اور پینل سسٹم اور اس سے جڑے ڈسپلن کی ارتقائی منازل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ فوکو سمجھتا ہے کہ جیل کا ڈسپلنری نظام جیلوں سے بڑھ کر معاشرے کے دیگر اداروں جیسے سکول، ہسپتال اور فوج تک پھیلتا نظر آتا ہے۔ اس سلسلے میں فوکو تفصیلی مثالوں سے Careral Society کے تصور کو واضح کرتا ہے۔ اس تھیسس میں یہ امر مضمر ہے کہ طاقت کا انضباطی میکنزم پورے معاشرے میں پھیلا ہوا ہے۔ اسی کتاب میں فوکو Supplice کی مثالوں سے Sovereign Power کو واضح کرتا ہے۔ یہ طاقت بادشاہ اور شہزادے کی ہے۔ طاقت کا عوام پر مظاہرہ ہے جس میں سزا کو تماشے کی صورت دی گئی ہے۔ یہ طاقت اپنے خواص میں مرکزیت پسند اور Repressive ہے۔ ڈسپلنری طاقت جدید طاقت کی صورت ہے جو بذریعہ نگرانی Surveillance کام کرتی ہے اور افراد کے نظم و نسق کے لیے لاگو کی جاتی ہے۔ اس طاقت میں تماشا یا مظاہرہ نہیں ہوتا۔ یہ نادیدہ اور غیر محسوس صورت میں معاشرتی اداروں (جیسے سکول، جیل، ہسپتال، فوج) کے ذریعے کام کرتی ہے۔ بائیو پاور کا مقصد افراد کے جسم اور آبادی کو کنٹرول کرنا ہے۔ یہ حیاتیاتی طاقت کی ایک قسم ہے جو اداروں کے ذریعے یہ ممکن بناتی ہے کہ افراد کی زندگی، موت اور صحت کے معیار کو بہتر بنایا جائے اور افراد سے حتی الامکان فائدہ اٹھایا جا سکے۔

> "... In our societies, the systems of phunishement are to be situated in a certain 'political econemy' of the body: even when they use 'lenient' methods involving confiment or correction, it is always the body that is at issue the, body and it forces, their utility and their docility, their distribution and their submission..."[15]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

Panopticon کا تصور بھی فوکو نے نگرانی کے حوالے سے اسی کتاب میں دیا۔ Panopticon دراصل Jeremy Bentham کا تصورِ جیل ہے جس کے درمیان میں ایک ٹاور ہے جہاں سے تمام سیلز کی نگرانی کی جاتی ہے اور اس نگرانی کو بھی Gaze کہا جاتا ہے۔ فوکو کے نزدیک یہ سماجی کنٹرول کی علامت ہے جہاں افراد کو شعوری طور پر یہ احساس ہوتا ہے کہ انہیں دیکھا جا رہا ہے اور وہ اپنے آپ کو Correct رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

> "... it was this psychological dimension that was both its most fascinating and disturbing feature. For Foucault, Bentham's blue prints, which gave rise to just a handful of actual buildings... are emblematic of an epistemic shift not only in the treatement of pirsoners but more generally in the organizational rationality..."16

"The History of Sexuality" "Histoire da la sexualite" چار جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد The Will to Knowledge، "La volnate de Savoir": ۱۹۷۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فوکو جنسی تصورات اور جنسیت کی سماجی اور تاریخی تشکیل کا جائزہ لیتا ہے۔ کتاب کا بنیادی موضوع "Repressive hypothesis" ہے۔ فوکو کے خیال میں جنس کو دبایا گیا ہے۔ جنس کے بارے میں موجودہ تصورات فطری نہیں بلکہ سیاسی، سماجی، ثقافتی اور تاریخی قوتوں کے ہاتھوں Constructed ہیں۔ اس ناول کے ایک اہم باب The Deployment of Sexuality میں فوکو ان میکنزم کا جائزہ لیتا ہے جن کی بدولت مغرب میں جنسیت کے تصورات منظم ہوئے یعنی خواتین کے جسم کی Hyesterization، بچوں کی جنسیت کی نگرانی اور تربیت، شادی کے ادارے میں بچوں کی پیدائش کی اہمیت پر زور (یعنی شادی کا ارادہ Pro-Creative ہونا ضروری ہے) اور جنسی کج روی کی درستی میں طب کی مداخلت (یعنی Psychiatrization)۔ اس کتاب میں فوکو بائیو پاور کے تصور کو آگے بڑھاتا ہے اور جنسی تعلیم اور ڈیموگرافک مطالعے بھی شامل ہیں۔

دوسری جلد L'usage des plaisirs/ The Use of Pleasure ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔ یہ بنیادی طور پر قدیم یونانی جنسی رویوں کا مطالعہ ہے کہ کس طرح اہل یونان اپنے جنسی رویوں کو Regulate کرتے تاکہ نشاط کی انتہائی منزلیں پا سکیں۔ قدیم یونانیوں کے لیے خوشی ایک ضروری امر تھا اور جنس اس کا لازم و ملزوم حصہ بجائے اس کے کہ وہ جنس کی ممانعت کرتے انہوں نے جنس کو اخلاقی نظام کا حصہ بنا کر اسے Self Regulation کے ذریعے ضابطہ عطا کیا۔ ان کے لیے Self Cultivation ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اسی لیے یونان میں اپنا خیال رکھنا ایک ضروری عمل تھا۔ جنس صرف ذاتی معاملہ نہ تھا بلکہ Polis کے استحکام کے لیے بھی ضروری تھا۔ وہ طریقے یا ضابطے جن کے ذریعے یونانی اپنے جنسی رویوں کو Regulate کرتے تھے The Techinques / Technology of self کہلاتے تھے۔

> "... The activity of mastering one pleasures, which was associated with moral austerity and social comforting, was actual a part of a process of individualization..."17

اسی موضوع کو فوکو نے "The care of the self" / Le souci de soi آگے بڑھاتے ہوئے Greco-Roman افراد کی اخلاقی تربیت اور جنسی Practice کا جائزہ لیتا ہے جن کی زندگیوں میں بائیو پاور کی عدم موجودگی کے باوجود اپنی زندگیوں کو سنوارنا، ان کا ابتدائی ایجنڈا تھا۔ فرد کے لیے Self Cultivation کا مقصد صرف ذاتی دیکھ ریکھ نہیں تھی بلکہ سکون کا حصول تھا۔

> "... Techniques of the self, which one could call also technologies of the self, permit individuals to effect by their own means or with the help of others a certain number of operations on their own bodies and soul, thoughts, conduct and way of being..."18

دونوں کتابیں ۱۹۸۴ء میں فوکو کی وفات سے کچھ عرصہ قبل شائع ہوئیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

"History of Sexuality: Confession of the Flesh" فوکو کی اس موضوع پر تحریروں کو یکجا کر کے ۲۰۱۸ء میں شائع کی گئی۔ اس میں ابتدائی مسیحی نظریات جو جنس کے بارے میں تھے ان کا احاطہ کیا گیا۔ اس کتاب میں فوکو جنسیت اور عیسائیت کے تصورِ کی اخلاقی ضابطگی کو زیر بحث لاتا ہے کہ کس طرح عیسائیت نے جنس کے تصور کو Construct کیا، اس میں طاقت کا کیا کردار رہا ہے؟ عیسائیت میں اعتراف (Confession) کا تصور Surveillance کا حربہ بن جاتے ہیں۔ "... The obligation to confess is now relayed through so many different points, is so deeply ingrained in us, that we no longer perceive it as the effect of power that constrains us..."[19]

فوکو کی متحرک اور بامقصد زندگی کو دیکھا جائے تو وہ بذاتِ خود طاقت جس کا اس نے تفصیلی مطالعہ کیا ہے، وہ طاقت کے مختلف مظاہر کے خلاف کھڑا نظر آتا ہے۔ بچپن کی ابتداء، ہی سے جب اس کے والدین جابرانہ طور پر اس پر اپنا انتخاب مسلط کرنا چاہتے تھے تو اس نے مزاحمت کی، اس نے نسل پرستی کے خلاف آواز اٹھائی، عملی طور پر مظاہروں میں شرکت کی۔ اس کی سیاسی بصیرت نے دنیائے مغرب کو انقلابِ ایران کے بعد اسلام کی سیاسی قوت کو تسلیم کرنے کا مشورہ دیا۔ فوکو کی تحریروں نے معاشرتی سائنسز، لسانیات، ادب، سائنسز کی تواریخ کو یکساں طور پر متاثر کیا۔ فوکو کے فکر و فلسفہ سے بجا طور پر آئندہ کئی دہائیوں تک مستفید ہوا جا سکتا ہے اور انہی خطوط پر کام آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔
James Miller لکھتا ہے:

> "AT THE TIME OF HIS DEATH on June 25, 1984, at the age of fifty-seven, Michel Focuault was perhaps the single most famous intellectual in the world. His books, essays, and interviews had been translated into sixteen languages. Social critics treated his work as a touchstone. In a variety of academic fields, scholars were grapling with the implications of his empirical research and pondering the abstract questions that he had raised: about the reach of power and the limits of knowledge..."[20]

حواشی:

۱۔ Gary Gutting, ed., The Cambridge Companion to FOUCAULT (Cambridge: Cambridge University Press, 1999), xi.

۲۔ Ibid.

۳۔ James Miller, The Passion of Michel Foucault (New York: Simon & Schuster, 1993), 27.

۴۔ Gutting, Cambridge Companion, xi.

۵۔ Miller, Passion of Michel Foucault, 58.

۶۔ Gutting, Cambridge Companion, xi.

۷۔ Ian Buchnan, Oxford Dictionary of Critical Theory (Oxford: Oxford University Press, 2010), 177.

۸۔ Miller, Passion of Michel Foucault, 13.

۹۔ Madan Sarup, An Introductory Guide to Post-Structuralism and Postmodernism (New York: Harvester Wheatsheaf, 1988), 67.

۱۰۔ Ibid., 69.

۱۱۔ Michel Foucault, Madness and Civilization: A History of Insanity in the Age of Reason, trans. Richard Howard (New York: Vintage Books, 1988), vi.

۱۲۔ Michel Foucault, The Birth of the Clinic: An Archaeology of Medical Perception, trans. Alan Sheridan (London: Tavistock, 1973), 108.

۱۳۔ Michel Foucault, The Order of Things: An Archaeology of the Human Sciences, trans. Alan Sheridan (London: Tavistock, 1970), 168.

۱۴۔ Barry Smart, Michel Foucault (London: Routledge, 2002), 39.

۱۵۔ Michel Foucault, Discipline and Punish: The Birth of Prison, trans. Alan Sheridan (New York: Vintage Books, 1995), 7.

۱۶۔ Buchnan, Oxford Dictionary, 466.

۱۷۔ Michel Foucault, The Use of Pleasure, trans. Robert Hurley (New York: Vintage Books, 1999), 116.

۱۸۔ Michel Foucault, The Care of the Self, trans. Robert Hurley (New York: Pantheon Books, 1986), 27.

۱۹۔ Michel Foucault, Confession of the Flesh, ed., Frederic Gros, trans. Robert Hurley (New York: Pantheon Books), 59.

۲۰۔ Miller, Passion of Michel Foucault, 13.